بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۴۰

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ / اتوار ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ / ۲۵ تبوک ۱۳۶۲ ہش / ۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح آٹھ بجے)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

● اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والد محترم چوہدری سراج الدین صاحب پراسٹیٹ گلینڈز کے آپریشن کے بعد اب روبصحت ہیں۔ ہسپتال سے واپس گھر آ گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے بڑی توجہ اور محبت سے آپریشن کیا اور بعد میں بھی علاج فرمایا۔ جزاہم اللہ۔ ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام سے مکمل صحتیابی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد۔ منیجر تشحیذ و خالد۔ ربوہ)

● میرے بیٹے عزیزم سید جلید احمد صاحب کی شادی بہمراہ عزیزہ فرحت العین صاحبہ بنت مکرم مرزا منظور احمد صاحب پشاور ان ماہ کے آخر میں متوقع ہے۔ اس کے بابرکت اور ہر جہت سے بخیریت تمام انعقاد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(میجر سید سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی)

فجی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

سووا میں حضور ایدہ اللہ کی زیر صدارت جماعت احمدیہ فجی کی مجلس مشاورت کا انعقاد

تبلیغ کے وسیع منصوبے کے علاوہ تربیتی اور مالی امور پر تفصیلی غور و خوض:

لمباسہ میں استقبالیہ تقریب میں حضور کی شرکت، مجالس عرفان کا انعقاد

امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام وکیل اعلیٰ تحریک جدید چوہدری حمید اللہ صاحب کا تار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورۂ مشرق البعید کے سلسلے میں سنگاپور کا دورہ مکمل فرمانے کے بعد آج کل فجی میں قیام فرما ہیں اور اہم دینی۔ تبلیغی و تربیتی فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب بذریعہ تار حضور انور کی مصروفیات کی اطلاع دیتے ہیں۔ ۲۰ اور ۲۱ ستمبر کی مصروفیات کے بارے میں محترم چوہدری صاحب کی طرف سے جو دو تاریں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے دن رات نہایت درجہ مصروفیت میں گزر رہے ہیں۔ حضور نے سووا میں ایک طویل مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی جو آٹھ گھنٹہ جاری رہی اس میں اہم دینی۔ تربیتی اور تبلیغی مسائل زیر بحث آئے۔ اس کے علاوہ اگلے روز لمباسہ میں حضور نے ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جس میں حضور نے غیر از جماعت معززین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ رات کو مجلس عرفان منعقد فرمائی جس میں احمدی احباب کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ہر دو شہروں میں حضور نے لجنہ اماء اللہ کی اراکین سے بھی ملاقات فرمائی۔ فجی سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام جو تار ارسال فرمائے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"۲۰ ستمبر فضل عمر مسجد سووا میں مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس کی صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کی۔ فجی کے مرکز اور مختلف جماعتوں سے چھیاسٹھ نمائندگان نے شرکت کی۔ دوپہر اور شام کو مجلس مشاورت کے دو اجلاسات منعقد ہوئے یہ دونوں اجلاس مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے تک جاری رہے۔ مجلس مشاورت میں فجی اور جنوبی بحرالکاہل کے دو اور مجمع الجزائر میں تبلیغ کا منصوبہ تفصیلی طور پر زیر بحث آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے حکم دیا کہ فجی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا جائے یہ ترجمہ پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس پر بڑی احتیاط سے تفصیلی نظر ثانی کے بعد ترجمہ شائع کیا جائے۔ اس کے علاوہ تربیتی اور مالی معاملات بھی زیر بحث آئے۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ احمدی بچے فجی کی زبان سیکھیں۔ اور ان میں سے بعض کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرکز سلسلہ ربوہ بھجوایا جائے۔

عشاء کی نماز کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور انور ایدہ اللہ مجلس عرفان میں تشریف فرما رہے۔ حضور نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات عنایت فرمائے۔ مجلس عرفان کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے مقامی لجنہ کی اراکین کے درمیان تشریف لے گئے۔ کل صبح حضور لمباسہ تشریف لے جائینگے"

"۲۱ ستمبر حضور انور ایئر پیسیفک (AIR PACIFIC) کے طیارے کے ذریعے سووا سے لمباسہ تشریف لے گئے۔ دوپہر کے وقت حضور کے لمباسہ پہنچنے پر ایئرپورٹ پر لمباسہ۔ دلوڈا اور نسروواقا سے آئے ہوئے احباب جماعت نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خواتین نے حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا استقبال کیا۔

یہاں پہنچنے پر حضور نے ایک استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں مسجد ناصر لمباسہ میں منعقد کی گئی تھی۔ اس میں تین سو کے لگ بھگ مردوں عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر اپنے خطاب میں تبلیغ کرنے پر زور دیا۔ نیز فرمایا کہ حضور فجی میں مزید مبلغین بھیجیں گے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں تقریب میں شریک غیر از جماعت معززین نے حضور سے سوالات کئے۔

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مسجد میں مجلس عرفان منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر حضور نے احمدی احباب کی طرف سے کئے گئے سوالوں کے جواب دیئے۔ بعد ازاں حضور نے لجنہ کی اراکین سے بھی ملاقات فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کے اس دورے کو غیر معمولی معجزانہ نتائج کا مورد بنائے۔ اپنے فضل سے ہر میدان میں نمایاں کامیابی دکھائے اور اہل مشرق کے دل حق کی طرف مائل کر دے تاکہ مشرق کے اس سارے علاقے میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اونچے سے اونچا اڑانے کی توفیق مل سکے۔ آمین۔"

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ :-

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام میں بے انتہا گہرائی ہے اور اسمیں عظیم الشان حکمتیں پوشیدہ ہیں

اس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کو اپنا بنانے کا سب سے آسان طریق یہ ہے کہ دنیا کے مالک کو اپنا بنا لیا جائے

جو لوگ خدا کو اپنا بنا لیتے ہیں خدا انہیں غیر معمولی طاقتیں عطا کرتا ہے کسی کو ان پر ہاتھ ڈالنے کی توفیق نہیں ملتی

اس سارے مضمون کو سمجھ لینے کے بعد کسی احمدی کیلئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا کہ وہ اپنے آپکو کمزور یا کم علم سمجھے اور تبلیغ سے باز رہے

اگر آپ مشرق کو خدا کیلئے جیتنا چاہتے ہیں تو اسے بآسانی جیتا جا سکتا ہے، شرط ایک ہی ہے کہ پہلے خود خدا کے بن جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۹ تبوک ۱۳۶۲ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۸۳ء

بمقام مسجد احمدیہ سنگاپور

مرتبہ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی از سنگاپور

(نوٹ :- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

یہ سفر جو میں نے اختیار کیا ہے یہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیت بھی رکھتا ہے اور جماعت کی تاریخ میں کئی لحاظ سے ایک نمایاں مقام بھی رکھتا ہے۔

اس کی

ایک نمایاں خصوصیت

تو یہ ہے کہ ایک نئے براعظم میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا جانے والا ہے۔ اگرچہ اس براعظم میں پہلے سے رضاکارانہ طور پر تبلیغ اسلام کا کام ۱۹۱۳ء سے شروع ہے لیکن باقاعدہ مشنری کے ذریعہ اور باقاعدہ مشن کی بنیاد رکھ کر پہلے کام نہیں ہوا۔

دوسرے یہ کہ اس دورے کو ایک تاریخی اہمیت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ جماعتی لحاظ سے اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی خلیفہ کو مشرق کے دورے کی توفیق نہیں ملی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے بحیثیت خلیفہ کسی نے مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) کا دورہ بھی نہیں کیا۔ مجھ سے پہلے جو خلیفہ تھے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ وہ خلافت سے قبل مشرقی پاکستان تشریف لے جاتے رہے اور میں بھی اس حیثیت سے مشرقی پاکستان میں گیا کہ جماعت کے وفد کے ایک ممبر کے طور پر بارہا وہاں جانے کا موقع ملا لیکن بحیثیت خلیفۃ المسیح میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے نہ کوئی مشرقی پاکستان اور نہ سیلون بلکہ اس رخ پر بھی کوئی دورہ کسی خلیفہ کا نہیں ہوا اس لئے مجھے خوشی ہے اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مشرق کے لئے

اسلام کی نئی ترقیات

کا دروازہ کھولنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور اس پہلو سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ایک اور رنگ میں بھی پوری ہو رہی ہے کہ سورج مغرب سے طلوع کرے گا کیونکہ مشرق بعید کی جتنی قومیں ہیں ان پر مغرب کا سورج بذریعہ احمدیت طلوع کرنے والا ہے لیکن اس دورے میں ایک کمی محسوس ہو رہی ہے اور وہ ہمارا انڈونیشیا نہ جا سکنا ہے کیونکہ اس سے پہلے جب بھی خلفاء کی مشرق یا مشرق بعید آنے کی باتیں ہوئیں ہمیشہ سب سے نمایاں اور سب سے اہم ملک جو سامنے آتا رہا وہ انڈونیشیا ہی تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بعض احمدیوں کو ایسی رویا دکھائی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈونیشیا نہ جا سکنا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ پہلے سے ہی تقدیر الٰہی میں مقدر تھا لیکن اس کے بد نتائج نہیں نکلیں گے بلکہ ان خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فعل میں بھی برکت ڈالے گا اور انڈونیشیا کے لئے بھی ترقی کے بہت سے سامان پیدا فرمائے گا۔

جب ہم نے انڈونیشیا کے دورہ کے متعلق سوچنا شروع کیا تو آغاز میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس معاملہ کو جماعت پر روشن نہیں کیا گیا بلکہ تحریک جدید کے وہ چند عہدیدار جن کا اس دورے کے انتظامات سے تعلق تھا صرف ان کو ہی بتایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے دو مختلف آدمیوں کو جن اس دورے کا کوئی بھی علم نہیں تھا بذریعہ خواب اس دورہ کے متعلق اطلاع دی ان میں سے ایک دوست ہمارے خاندان سے ہی تعلق رکھتے ہیں ان کا بڑے تعجب کے اظہار پر مشتمل یہ ایک خط مجھے ملا اور انہوں نے یہ پوچھا کہ میں نے ایک ایسی خواب دیکھی ہے جس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ کہیں آپ انڈونیشیا جانے کا پروگرام تو نہیں بنا رہے۔ ان کی خواب یہ تھی کہ میں انڈونیشیا سے باہر لیکن قریب ہی کسی جگہ بیٹھا ہوا ہوں اور انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کی سکیم بنا رہا ہوں۔ اور انہوں نے جو تبلیغی سکیم بناتے ہوئے دیکھا، مجھے تو وہ جانتے تھے باقی دوستوں کو انہوں نے نہیں پہچانا کہ وہ کون ہیں لیکن ایک ایسا کمرا ہے جس میں میرے سوا اور بھی چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم بڑے انہماک کے ساتھ انڈونیشیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے بڑے پیمانے پر فتح کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

یہ خواب حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی کیونکہ ان کے اس خط کے ملنے سے پہلے ہی ہمیں یہ اطلاع مل گئی تھی کہ ہمیں انڈونیشیا جانے کی اجازت نہیں ہوگی اور یہ فیصلہ بھی کیا جا چکا تھا کہ انشاء اللہ سنگاپور میں انڈونیشیا کے دوستوں کو بلا کر وہاں ان سے مشورہ کر کے آئندہ کے پروگرام بنائینگے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں انڈونیشیا کو بھی جہاں تک اس دورے کے فوائد کا تعلق ہے شامل فرما لیا گیا ہے۔ بالکل اسی مضمون کی خواب اللہ تعالیٰ نے ایک اور ایسے شخص کو دکھائی جس کا ہمارے خاندان سے تو تعلق نہیں اور ویسے بھی جماعت میں وہ کوئی معروف آدمی نہیں ہیں، ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں ان کا وہم بھی نہیں جا سکتا تھا انڈونیشیا کی طرف اور اس طرف کہ انڈونیشیا جانے کا پروگرام ہو اور وہاں جانے کی توفیق نہ ملے۔

بہرحال

اس دورے کی اہمیت

کے پیش نظر میں چند امور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ وہ علاقے ہیں جو بعض پہلوؤں سے بہت ہی بدقسمت ہیں کیونکہ اسلام کو اگرچہ ایک زمانہ میں یہاں نفوذ کی توفیق ملی لیکن کئی سو سال سے یہ تاریخ بن رہی ہے کہ بدھسٹ عیسائیت تو قبول کر رہے ہیں لیکن اسلام کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔ اسی طرح کنفیوشس کے ماننے والے اور تاؤ ازم کے مقلدین کو بھی اگرچہ عیسائیت کی طرف توجہ ہو رہی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اسلام کی طرف وسیع پیمانے پر توجہ نہیں شروع کی۔ گزشتہ چند سالوں سے اس طرز عمل میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ لیکن وہ بھی بعض پہلوؤں کے لحاظ سے اتنی خوشکن نہیں جتنی کہ وہ اپنے اندر بعض خطرناک پہلو رکھتی ہے۔ اور یہ دونوں تاریخی عمل یعنی سب سے پہلے ان قوموں کا عیسائیت کی طرف مائل ہونا اور گزشتہ چند سال سے اسلام میں دلچسپی لینا بنیادی طور پر ایک ہی نفسیاتی وجہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ وجہ یہ ہے کہ عیسائیت میں بھی ان کی دلچسپی دراصل مادہ پرستی میں دلچسپی کا نتیجہ تھی اور عیسائیت کو چونکہ انہوں نے ایک وسیع طاقتور قوم کے طور پر دیکھا جس سے ان کے مالی اور سیاسی مقاصد وابستہ ہو سکتے تھے اور فوائد پہنچ سکتے تھے اس لئے حقیقت میں انہوں نے کسی مذہب کو قبول نہیں کیا بلکہ ایک متمول سیاسی قوم کے اثر کو قبول کیا ہے۔ چنانچہ یہی دنیاداری کا رجحان اب ان کو اسلام میں دلچسپی لینے پر مجبور کر رہا ہے کیونکہ تیل کی دولت نے سب دنیا کی توجہ مشرق وسطیٰ کی طرف کھینچی ہے اور اس سے استفادہ کرنے کے لئے بعض ایسی قومیں توجہ کر رہی ہیں جو دراصل مادیت میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان کے سابقہ مذاہب نے بھی انہیں خدا کا کوئی واضح تصور عطا نہیں کیا۔ چنانچہ چند سال قبل جاپان کی مسلم ایسوسی ایشن کے بعض عہدیداروں سے میری ملاقات ہوئی تو دوران گفتگو

یہ بات کھل کر میرے سامنے آئی

کہ ان کو اسلام سے زیادہ ان علاقوں میں دلچسپی ہے جہاں مسلمان قابض ہیں اور تیل دریافت ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے محض نام تبدیل کئے اور اسلام کو گہرائی سے سمجھے بغیر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا

جس خطرہ کی میں نے نشاندہی کی تھی کہ اس میں فوائد سے زیادہ خطرہ نظر آتا ہے۔ وہ خطرہ یہ ہے کہ چونکہ وہ اسلام کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے اس لئے مسلمان کہلانے کے باوجود مذہب اسلام کو نقصان پہنچانے کا موجب بن سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے دو ثبوت مجھے ان جاپانی مسلمانوں سے گفتگو کے دوران ملے کہ انہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام میں جو شراب حرام ہے وہ جاپان کے حالات کی رو سے حرام نہیں ہے۔ اس لئے ہماری مسلم ایسوسی ایشن نے باقاعدہ فتویٰ شائع کر دیا ہے کہ جاپان میں مسلمانوں کے لئے شراب پینا جائز ہے کیونکہ جن حالات میں منع ہے جاپانی قوم پر وہ اطلاق نہیں پاتے۔ اسی طرح سور کھانا بھی جاپان کے مسلمانوں کے لئے جائز ہے کیونکہ یہ بہت صاف ستھرا جانور ہے، اسے اچھی طرح حفاظت سے پال کر ذبح کیا جاتا ہے۔ تو جاپانی حالات میں شراب بھی حلال ہو گئی اور سور کا گوشت بھی حلال ہو گیا۔ اسی طرح دیگر اسلامی احکامات میں بھی ان لوگوں کا دخل دینا بعید از قیاس نہیں ہے۔ بلکہ جہاں تک عبادات کا تعلق ہے عملاً وہ یہی سمجھتے ہیں کہ کبھی تفریحاً کوئی نماز پڑھ لی جائے تو یہی بہت کافی ہے اور جہاں تک روزوں کا تعلق ہے بعض ایسے مسلمانوں سے جب میں نے پتہ کیا تو انہوں نے کہا ہم ایک آدھ روزہ رکھ لیتے ہیں اس سے زیادہ روزہ اس زمانہ میں نہیں رکھا جا سکتا۔ تو گویا ایسا اسلام قبول کیا جا رہا ہے جو ان کے نزدیک نہ صرف مختلف قوموں کے لئے مختلف شکلیں اختیار کر جاتا ہے بلکہ مختلف زمانوں سے الگ الگ سلوک کرتا ہے۔

پس اگرچہ عیسائیت کو قبول کرنے اور اسلام کو قبول کرنے کی بنیادی وجہ بظاہر ایک ہی نظر آتی ہے، لیکن عیسائیت کو کوئی خطرہ نہیں اور اسلام کو خطرہ ہے۔ عیسائیت کو اس لئے خطرہ نہیں کہ عیسائیت تو پہلے ہی جتنا بگڑ سکتی تھی بگڑ چکی ہے اس میں اگر کوئی تبدیلی کی جائے تو ہو سکتا ہے اصلاح ہو جائے اس میں مزید بگاڑ کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ گذشتہ ایک صدی نے یہی حقیقت ظاہر کی ہے کہ عیسائیت میں فی زمانہ ہونے والی تبدیلیوں نے عیسائیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے چہرے مہرے کو پہلے سے بہتر کیا ہے بگاڑا نہیں

مثلاً طلاق کا مضمون ہے

آج سے چند سو سال پہلے تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ عیسائی دنیا طلاق کی اجازت دے گی۔ اسی طرح اگر عورت کی صحت اجازت نہ دے تو اسلام اس بات سے منع نہیں کرتا کہ بچے کو ضائع کر دیا جائے کیونکہ جو زندگی ماں کی ہے وہ بچے کے مقابل پر زیادہ عزیز ہے لیکن عیسائی اس کے قائل نہیں تھے۔ گذشتہ ایک دو سو سال کے اندر اندر یہ نمایاں تبدیلی بھی ہمیں نظر آ رہی ہے کہ اب عیسائی دنیا اس کو جائز سمجھنے لگی ہے۔ سوائے ایک دو ملکوں کے باقی سب عیسائی فرقے اور مختلف ملکوں کے عیسائی اس کو جائز قرار دینے لگے ہیں۔

پس ایک بیمار اور نیم جان اور نیم مُردہ مذہب میں اگر کوئی تبدیلیاں کی جائیں تو اس کو فائدہ ہی بخشتی ہیں اس کی مزید موت کا کوئی خطرہ نہیں بنتیں۔ لیکن ایک زندہ مذہب اس بات کا متحمل نہیں ہوتا کہ اس میں تبدیلیاں کی جائیں۔ پس عیسائیت کو نہ صرف کوئی خطرہ نہیں بلکہ فوائد بھی حاصل ہوئے کیونکہ اُن کے مقصد دنیاوی تھے اس وقت عیسائی دنیا جہاں جہاں بھی تبلیغ کر رہی ہے اس کے پیچھے مغرب کے سیاسی اثر کو وسیع کرنا اور بڑی طاقت اور مضبوطی کے ساتھ وہاں مغربی تہذیب کے قدم جمانا یہ دو بنیادی مقاصد کارفرما ہیں اور یہ دونوں مقاصد اُن کو عیسائیت کی قربانی دیئے بغیر حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسلام کو تو کسی سیاسی عروج میں دلچسپی نہیں۔ یہ تو انسان کی روحانی زندگی میں دلچسپی رکھتا ہے اور بندہ کے خدا سے تعلق میں دلچسپی رکھتا ہے اس لئے ایسی قوموں میں اسلام کا نفوذ جو اسلام کو بگاڑنے لگ جائیں اور اُن کے لئے نگرانی کا کوئی انتظام نہ ہو سکے یہ محض نقصان کا سودا ہے اس سے اسلام کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پس ہمیں تو

اسلام سے سچی محبت اور پیار

ہے ہم کہیں بھی اس صورت میں اسلام کا آنا پسند نہیں کرتے کہ اُس کا ہاتھ نعوذ باللہ طاغوتی طاقتوں نے پکڑا ہو اور بعض غیر اسلامی قدریں لے کر وہ کسی ملک میں داخل ہو۔

پس اس پہلو سے احمدیت کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ نام کے اسلام سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمیں تو حقیقتِ اسلام میں دلچسپی ہے اور نہ صرف یہ کہ نئی قوموں کو ہم نے سچا اسلام دینا ہے بلکہ ان لوگوں کو جو اسلام کا غلط تصور لے رہے ہیں یا اسلام میں بگاڑ پیدا کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے اور کوئی اُنکے ہاتھ روک نہیں رہا اُنکی اصلاح کرنا بھی اب جماعت احمدیہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اس کے مقابل پر جو ہمیں ظاہری توفیق حاصل ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ اور اگر محض دنیوی نقطہ نگاہ سے دیکھیں تو ہرگز جماعت کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اس عظیم الشان کام کو سرانجام دے سکے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت ہی آسان طریق ناممکن کاموں کو ممکن بنانے کا مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ بہت ہی آسان اور بہت ہی پیارا اور بہت ہی دلنواز طریق ہے جس میں کوئی مشکل اور مشقت نہیں بلکہ لطف ہی لطف ہے۔

پرسوں کراچی میں ایک غیر از جماعت دوست کے سوال کے جواب میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پنجابی الہام بیان کیا۔ اس الہام میں یہ بات بیان کی گئی ہے جو میں آپ کے سامنے کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ الہام شعر کے ایک مصرعہ میں ہے ؎

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس دنیا کو اپنا بنانے کے لئے دو رستے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ براہ راست دنیا کے پیچھے پڑا جائے اور دنیا کو اپنا بنایا جائے، یہ بہت ہی مشکل اور وسیع کام ہے اور ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے ناممکن ہے کہ ساری دنیا کے پیچھے پڑ کر اسے اپنا بنا سکے۔ اس کا سب سے آسان طریق یہ ہے کہ دنیا کے مالک کو اپنا بنا لیا جائے جو ایک ہی ہے اور اُس سے تعلق جوڑنا ہر بندہ کے بس میں ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اتنی بڑی ذمہ داری سونپی کہ آج کے زمانہ کی دنیا کو خدا کے نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اکٹھا کیا جائے تو بظاہر یہ کام ناممکن تھا۔ لیکن ایک چھوٹے سے مصرعہ میں اس کا حل بھی بیان فرما دیا کہ اس طریق پر یہ کام کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں خواہ وہ احمدی انڈونیشیا کا ہو یا سنگاپور کا، برما کا ہو یا ملائشیا کا، جاپان کا ہو یا چین کا، ان میں سے ہر احمدی اللہ تعالےٰ کا ہونیکی کوشش کرے۔ کیونکہ جبتک وہ خدا کا نہیں ہوتا اس کی خاطر جہاں تک اسکی ذات کا تعلق ہے دنیا کو اسلام کی طرف لانے کی اس میں استطاعت نہیں ہوگی۔ یہ اتنا عظیم الشان الہام ہے اور اس کی اتنی گہرائی ہے اور ایسی عظیم الشان حکمت اور فوائد کی باتیں اس میں بیان کر دی گئی ہیں کہ انسان اس پر جتنا غور کرتا چلا جائے اتنا ہی زیادہ طبیعت لطف اُٹھاتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور رُوح جھکتی چلی جاتی ہے۔ اس میں عمل سے نہیں روکا گیا، نہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ

سب دنیا کو اپنی طرف کھینچ کر لاؤ

بلکہ دنیا کو کھینچ کر لانا مقصد رکھا گیا ہے، صرف طریق کار بتایا گیا ہے کہ اگر تم دنیا کو اپنی طرف کھینچنا چاہتے ہو تو اس کے لئے پہلے خدا کی طرف جاؤ اس کے بغیر تمہیں دنیا نہیں ملے گی۔ یعنی اس الہام میں کسی ایسی صوفیانہ تعلیم کا ذکر نہیں ہے کہ دنیا سے قطع تعلق کر کے انسان صرف خدا کا ہو جائے اور بے عملی کی زندگی میں مبتلا ہو جائے اور سمجھے کہ اسی طرح میں نے سب کچھ حاصل کر لیا بلکہ مومن کے اس مقصد کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ ایک مجاہد کی زندگی اختیار کرتا ہے اور بالآخر اس نے ساری دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے اور یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے۔ اس الہام میں صرف طریق کار بتایا گیا ہے کہ خدا کی طرف گئے بغیر خدا کو اپنا بنائے بغیر اگر تم دنیا کے پیچھے بھاگتے رہو گے تو کبھی بھی دنیا تمہاری نہیں ہوگی ہاں یہ خطرہ ہے کہ تم نہ صرف یہ کہ خدا کے نہ رہو بلکہ دنیا کے بن کر رہ جاؤ۔

پس اس الہام میں دراصل قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان کردار بیان فرمایا گیا اور آپؐ کا طریق تبلیغ واضح کیا گیا ہے یعنی آپؐ جو مجاہد بنے اور تمام دنیا کو خدا کی طرف لانے کے لئے آپؐ نے ایک مہم شروع کی۔ تو آپؐ نے پہلے کیا کیا تھا۔ وہ آیت یہ ہے دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ (النجم آیت ۹-۱۰) اور اسی مضمون کو خدا تعالےٰ نے ایک اور جگہ بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ لیکن پہلے مَیں اس حصہ کے متعلق بیان کر دینا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیٰ اپنے رب کے قریب ہوئے اور قریب ہو کر وہاں ٹھہرے نہیں رہے۔ دو باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار اور صفات حسنہ کی یہاں نمایاں طور پر بیان ہوئی ہیں۔ اوّل

خدا سے پیار کا رستہ

پہلے اختیار کیا ہے اور خدا کے قریب ہوئے بغیر دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوئے پھر جب خدا کو پا لیا تو خود غرضی نہیں دکھائی، یہ نہیں سوچا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا اب دنیا جائے جہنم میں جو بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے ہوتا پھرے، میں نے تو اپنے رب کو پا لیا، بلکہ معاً اپنے بھائیوں کی طرف توجہ ہوئی، فَتَدَلّٰی پھر اُن کی طرف جھکے یہ بتانے کے لئے کہ میں نے کتنی عظیم الشان دولت پائی ہے تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

اس مضمون کو مزید کھولتے ہوئے اللہ تعالےٰ سورہ الضحیٰ میں بیان فرماتا ہے وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى۔ (الضحیٰ آیات ۸، ۹) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں پایا کہ خدا کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ ضَآلًّا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گمراہ، ضَآلًّا کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی چیز کی محبت اور تلاش میں اپنے وجود کو بھی کھو ڈالے یعنی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جائے۔ اور وہ جذبہ اس پر اس قدر غالب آجائے کہ اور کسی چیز کی اُسے ہوش نہ رہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تو نے ہمیں تلاش کیا، تو ہماری محبت میں سرگرداں تھا جب ہم نے تیرا مقصد تجھے عطا کر دیا، ہم تجھے مل گئے، تجھے اپنی طرف ہدایت دے دی تو ہم نے دیکھا کہ تُو تو بڑا عیالدار ہے۔ تُو نے سوال کو پھیلا دیا ہے سارے بنی نوع انسان کے لئے، اور کہا اے خدا میں اکیلا تو نہیں ہوں، نہ میں اکیلے لے کر راضی ہوں گا میں تو سب دنیا کا ہوں اور بہت بڑا عیالدار ہوں، ساری کائنات کے لئے مانگنے آیا ہوں۔ پھر خدا نے آپؐ سے عجیب سلوک فرمایا۔ خدا نے آپؐ کو کہا کہ اے محمدؐ! تُو تو ایک بندہ ہے۔ بندہ ہو کر تیرا دل اتنا وسیع ہے کہ اپنے سارے بھائیوں کو، سارے زمانہ کے انسانوں کو اس نعمت میں شریک کرنا چاہتا ہے جو میں نے تجھے عطا کی تو میں خالق اور مالک ہو کر تجھ سے پیچھے کیسے رہ سکتا ہوں۔ فَاَغْنٰى پھر خدا نے ایسا غنی کر دیا کہ کسی دوسری تعلیم کا محتاج نہیں رہنے دیا، کسی دوسری نعمت کا محتاج نہیں رہنے دیا۔ اور کہا کہ

ہم تجھے کوثر عطا کرتے ہیں

ایسے خزانے دیں گے جو بنی نوع انسان میں قیامت تک بانٹتے چلے جاؤ گے تب بھی ختم نہیں ہوں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی دنیا کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے نکالے گئے ہو، تم بھی بنی نوع انسان کو خدا کی طرف بلانے کے لئے نکالے گئے ہو، لیکن پہلے خدا کے بنو گے تو پھر دنیا تمہاری ہو گی۔ کیونکہ خدا کے بنے بغیر تم تہیدست کے تہیدست رہو گے۔ دنیا یونہی تو کسی کی طرف توجہ نہیں کیا کرتی۔ اب میں نے مثال دی تھی دنیوی قوموں نے اُن لوگوں کو کچھ دیا ہے اُن کے پاس دولتیں ہیں اُن کے پاس مادی طاقتیں ہیں اُس کی خاطر دنیا اُن کی طرف آئی تو خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے اس مضمون کو آپؐ کو پتہ تھا کہ جب تک میرے پاس دولت نہیں ہو گی میں کیسے دنیا کو بلاؤں گا۔ وہ دولت اپنے رب سے حاصل کی اور جب خدا نے آپؐ کو اتنا غنی کر دیا، اتنا غنی کر دیا کہ اپنے زمانے کے انسان ہی نہیں بلکہ سارے زمانہ کے انسانوں کو دیتے چلے جائیں اور وہ دولت ختم نہ ہو تب پھر وہ دنیا کو بلانے کے لئے نکلے۔ پس آپؐ کا مقابلہ بھی دنیا کی بہت بڑی بڑی قوموں کے ساتھ ہے اور وہ ساری قومیں کچھ نہ کچھ حرص اور کچھ نہ کچھ لالچ دے کر دنیا کو اپنی طرف بلا رہی ہیں، اور وہ مادی دولتیں ہیں جو وہ عطا کرتی ہیں اس کے مقابل پر صرف ایک ہی چیز ہے جس میں آپ کو برتری حاصل ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ حقیقتاً خدا کے ہو جائیں اور خدا سب کچھ آپ کا بنا دے۔ پھر دنیا کی کوئی قوم بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور یہ جو غنا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اُس کا آغاز صرف مذہبی دولت سے ہوتا ہے خدا کو پا لینا مقصود ہوتا ہے اور خدا کو پا لینے والے بندے بڑی جرأت اور طاقت کے ساتھ اور بڑی قوت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔

خدا ہمارے ساتھ ہے

اس لئے جس کو دین چاہیئے وہ بھی ادھر آئے اور جس کو دنیا چاہیئے اس کو بھی ادھر آئے بغیر چارہ نہیں کیونکہ ہم خدا کے نمائندہ بن چکے ہیں۔ لیکن اس اعلان کے باوجود کہ اب خدا بھی ہمیں ملے گا اور خدا کی بنائی ہوئی طاقتیں بھی غرض ہر چیز ہمیں حاصل ہو گی اس کے باوجود اللہ تعالےٰ نے اس رستے میں ایک آزمائش کا نظام مقرر فرما دیا تاکہ جو خدا کے فضلوں کو لینے والے ہوں وہ تو داخل ہو سکیں اور جو محض دنیا کی لالچ میں آنا چاہیں اُن کے لئے روک بن جائے۔ چنانچہ شرط یہ رکھی کہ پہلے اللہ کا فضل حاصل کرو، دنیا بعد میں آئے گی اور اللہ کو پانے کی شرط یہ ہے کہ جو دنیا تمہیں حاصل ہے وہ بھی خدا کی خاطر لٹا دو۔ پھر خدا ملے گا، اس کے بغیر سودا نہیں ہو سکتا۔ جب یہ اعلان ہو رہا ہو کہ جو ہاتھ میں ہے وہ دے دو پھر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں بعد میں بہت کچھ دیا جائے گا تو صرف وہی آدمی داخل ہو سکتا ہے جس کو کامل یقین ہو کہ وعدہ کرنے والا بھی موجود ہے اور عطا کرنے والا بھی موجود ہے ورنہ جس کو کسی غائب پر ایمان نہ ہو یا کسی ایسی ہستی پر ایمان نہ ہو جو آنکھوں سے نظر نہیں آرہی وہ اس کے خیالی وعدے پر اپنے ہاتھ کی دنیا کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ ایسی دنیا دار قوموں کے محاورے تو اُن قوموں کے محاوروں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں جو خدا پر اور غیب کی چیزوں پر ایمان لانے والی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ تو یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ A bird in hand is better than two in a bush.

اور

خدا والے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں

کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبہ آیت ۱۱۱) کہ اے دنیا والو! تم تو ایک پرندہ کا دو پرندوں کے ساتھ تبادلہ بھی قبول نہیں کر سکتے۔ اگر وہ وعدہ دُور کا ہو۔ لیکن ان لوگوں کا یہ حال ہے اور ان کا ایمان اتنا بلند ہو چکا ہے کہ یہ اپنی جان بھی پیش کر دیتے ہیں یہ اموال بھی پیش کر دیتے ہیں اُس جنت کے لئے جو دینے والے کی طرح خود غائب ہے۔ اور اس سے آپ اندازہ کریں کہ ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں میں کتنی عظیم الشان قوت عمل پیدا ہو جاتی ہے جو خدا کی رضا کی خاطر اپنی جان اور اپنے مال اس وجہ سے پیش کر دیتے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کو کچھ ملے گا۔ اس دنیا میں جو نعمتیں اُن کے سامنے ہوتی ہیں اور جو فتوحات اُن کے سامنے ہوتی ہیں اُن کے لئے تو اُن کی قوتِ عمل کی تو کوئی انتہاء نہیں رہ سکی۔ نسبتاً کمزور ایمان والوں میں بھی غیر معمولی عمل کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے کہ دنیادار آگے نہ آجائیں اور واقعۃً اللہ پر ایمان رکھنے والے آگے آئیں اور ایک عظیم الشان زندہ قوم پیدا ہو یہ شرط رکھ دی کہ جو کچھ ہم تم سے لیں گے وہ تو حاضر ہوگا وہ تمہیں نظر آرہا ہوگا اور جو کچھ ہم تمہیں دیں گے وہ وعدوں پر ہوگا اور تمہیں نظر نہیں آرہا ہوگا۔ پس ایسے رستے پر صرف وہی لوگ چل سکتے ہیں جن کو

غیب پر کامل ایمان

ہو اور اوّل اور آخر مقصد سو فیصدی خدا تعالیٰ ہی ہو اور اس کی خاطر وہ اپنے ہاتھ آئی ہوئی زندگی کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ ایسے لوگوں کو جب خدا ملتا ہے تو پھر اُن کو بعد کی جنت کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ خدا کے ساتھ ساتھ یہ دُنیا بھی ان کو ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ویسے آزمائش کی خاطر ہم وعدے تو یہ کرتے ہیں کہ مرنے کے بہت دیر بعد ہم ان کو دیں گے لیکن جب ان کے دل کی صفائی دیکھتے ہیں، جب ان کو ہر قربانی پر آمادہ پاتے ہیں کہ خدا کی خاطر سب کچھ لٹانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں تو پھر اس دنیا میں بھی وہ جنت عطا کر دیتے ہیں جس کے وعدے دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرشتے نازل ہو کر ان کو یہ خبریں دیتے ہیں

وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱)

کہ جن جنتوں کے تم سے وعدے کئے گئے تھے کہ تمہاری موت کے بعد ملیں گی اللہ اس موت کا انتظار نہیں کرے گا۔ وہ اسی دنیا میں وہ جنتیں تمہیں دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ پس اس دنیا میں جو جنت عطا ہوتی ہے وہ دراصل تسکینِ قلب کی صورت میں ملتی ہے۔ وہ ایک لذت ہے خدا کو پالینے کی۔ اور وہی لذت دراصل جنت ہے۔ لیکن اس کے علاوہ وہ جنت دنیا میں ان کو عطا کی جاتی ہے یہ بھی ایک تقدیرِ الٰہی ہے۔ چنانچہ یہ لوگ پھر آگے جا کر دو قسم کے سلوک کرتے ہیں۔ جہاں تک خدا کو پانے کی جنت ہے اُسی پہ راضی ہو جاتے ہیں اور جو دنیا ان کو عطا ہوتی ہے اس میں پھر یہ دلچسپی نہیں لیتے۔ اس کے لئے پھر مزید دنیا کو عطا کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں اور دنیا والوں کو بانٹنے لگ جاتے ہیں اور خود محض خدا کے فضلوں پر راضی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم آغاز ہی میں اس مضمون کو اسی ترتیب سے بیان فرما رہا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرہ آیت ۴)

کہ یہ لوگ جو ہدایت پانے والے ہیں جو خدا کو پالیتے ہیں ان کی تین منازل ہیں۔ پہلی شرط جیسا کہ میں نے بیان کی تھی وہ یہ ہے کہ یہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ غیب پر ایمان لائے بغیر ان کو حاضر میں کچھ عطا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ان کو دو جنتیں ملتی ہیں ایک عبادت کی جنت اور ایک رزق کی۔ عبادت کی جنت میں تو یہ منہمک رہتے ہیں اور رزق سے یہ سلوک کرتے ہیں کہ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ جو کچھ پاتے چلے جاتے ہیں وہ سب کا سب اپنے لئے ہی نہیں رکھ لیتے بلکہ بڑی فراخدلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ ایک نہ ختم ہونے والا جاری سلسلہ ہوتا ہے نہ اللہ تعالیٰ انکو عطا کرنے سے اپنا ہاتھ روکتا ہے نہ وہ اس خوف سے کہ یہ رزق ختم ہو جائے گا خدا کی راہ میں خرچ سے اپنا ہاتھ روکتے ہیں۔ پس یہ وہ

نہ ختم ہونے والے خزانے

ہیں جو ہدایت پر قائم ہونے والوں کو عطا ہوتے ہیں اور اس زادِ راہ کو لے کر وہ دنیا کو جیتنے کے لئے نکلتے ہیں۔

پس اگر آپ متشرق کو خدا کے لئے جیتنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ پہلے آپ خود خدا کے بن جائیں۔ وہ لوگ جو خدا کے ہو جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی طاقتیں عطا فرماتا ہے۔ وہ زیادہ علم نہ بھی رکھتے ہوں، زیادہ لمبے چوڑے دلائل پر قدرت نہ بھی رکھتے ہوں تب بھی اُن کی چھوٹی سی بات میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر رکھ دیتا ہے۔ پھر ان کو یہ شکوہ نہیں رہتا کہ ہم تو بہت تبلیغ کرتے ہیں۔ ہماری بات کو کوئی سُنتا نہیں۔ وہ تو تھوڑی بھی تبلیغ کریں تو لوگ سُننے لگ جاتے ہیں۔ وہ بیج اتفاقاً بھی پھینک دیں تو اس بیج کو برکت ملتی ہے اور اس سے تناور درخت پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ہے تبلیغ کا وہ کامیاب رستہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو سکھایا اور جس پر چل کر انہوں نے ثابت کر دیا کہ اس رستہ کے سوا کامیابی کا اور کوئی رستہ نہیں ہے۔

پس متشرق بھی بآسانی جیتا جا سکتا ہے۔ خواہ کتنی بڑی مصیبتوں کے پہاڑ آپ کے سامنے ہوں خواہ مقابل پر تعداد کے لحاظ سے اور قوت کے لحاظ سے کتنی ہی عظیم الشان قومیں نظر آتی ہوں گویا ہمالہ کی چوٹیاں سامنے کھڑی ہیں، اگر آپ رفعتوں والے خدا سے تعلق جوڑ لیں جو ایسی رفعتیں رکھتا ہے جن کی کوئی انتہاء نہیں تو ہمالہ کی چوٹیاں کیڑوں کے گھروندوں سے بھی زیادہ چھوٹی نظر آنے لگیں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں بعض دفعہ ایسی ہی شوکت نظر آتی ہے جب یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا آپ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

اس لئے

آپ خدا کے شیر بنیں

اور وہ طاقت حاصل کریں جس کے بعد دنیا کی طاقتوں کو اس بات کی توفیق نہیں مل سکتی کہ وہ آپ پر ہاتھ ڈال سکیں۔ آپ کسی بھی ملک کے باشندے ہوں آپ دیکھیں گے کہ خدا آپ کو غیر معمولی طاقتیں عطا کرے گا اور یہ کہ آپ کے دشمنوں کا خدا دشمن بن جاتا ہے اور آپ کے دوستوں کا دوست بن جاتا ہے۔ موسیٰؑ میں تو طاقت نہیں تھی کہ وہ فرعون کا سر نیچا کرے لیکن موسیٰؑ کے خدا میں طاقت تھی اور اُس نے اس شان کے ساتھ فرعون کے تکبر کو توڑا ہے کہ آج تک تاریخ میں وہ عبرت کا نشان بنا ہوا ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تو یہ طاقت نہیں تھی کہ کسریٰ کی حکومت کو پارہ پارہ کر دے۔ آپؐ کو تو کسریٰ اس قدر کمزور دیکھ رہا تھا اور اتنا بے حقیقت سمجھ رہا تھا کہ اس نے اپنے ایک معمولی گورنر کو یہ حکم دیا کہ ایک سپاہی بھیج کر اسے پکڑ کر بلواؤ اور اس کو ہلاک کر دو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یمن کے گورنر کا وہ ایلچی جو کسریٰ کا نمائندہ تھا حاضر ہوا تو اکیلا تھا اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھے اور اس میں دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے زیادہ (نعوذ باللہ) تذلیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ہمیں تو تمہارے پاس کوئی ہتھیار بند سپاہی بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں پیغام ملے گا اور تمہیں لازماً حاضر ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ایلچی نے آکر یہی پیغام دیا کہ ہمارے شہنشاہِ عالم کسریٰ نے حکم دیا ہے ہمارے گورنر کو کہ تمہیں بلوائیں اس لئے میں پیغام دینے آیا ہوں کہ آپ ان کے دربار میں حاضر ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنے شہنشاہ کے حکم کے پابند ہو میں

اپنے شہنشاہ کے حکم کا پابند ہوں

اور جب تک میں اللہ سے پوچھ نہ لوں اُس وقت تک میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ پس رات آپؐ نے خدا کے حضور دعا کی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ دعا کیا تھی اور کیسی گریہ وزاری تھی لیکن صبح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس ایلچی کو جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ جاؤ اس گورنر کو بتا دو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو قتل کر دیا ہے۔ پس وہ یہی جواب لے کر واپس پہنچا تو یمن میں کچھ عرصہ کے بعد وہاں شہنشاہ کسریٰ کی طرف سے سفیر آیا اور پرانے کسریٰ کا بیٹا اُس وقت تک کسریٰ بن چکا تھا اور اس نے یہ پیغام بھیجا کہ ہم نے اپنے باپ کے مظالم اور گندگیوں کی وجہ سے اس کو قتل کر دیا ہے اور اب ہم شہنشاہ بنائے گئے ہیں۔ پس جب خدا کسی کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس میں عبرت کا یہ پہلو ہوتا ہے کہ اس ہلاکت میں ایک غیر معمولی ذلت بھی پائی جاتی ہے

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بھی اپنی نصرت اور اپنے پیار کے غیر معمولی نشان دکھائے ہیں اس لئے آپ کے لئے اس غیب پر ایمان لانا کوئی مشکل نہیں جو بارہا آپ کے لئے حاضر بن چکا ہے۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے دل کو اپنے رب کے لئے صاف کریں اُسے اپنے دل میں حاضر ہونے کے لئے درخواست کریں۔ دعوت دیں جس طرح ایک بڑے آدمی کو دعوت دی جاتی ہے لیکن یہ ایک ایسی بڑی ہستی ہے کہ جو اپنی عظمت کے باوجود ادنیٰ سے ادنیٰ دل میں اترنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اس لئے انسان کی کوئی عاجزی اس کا کوئی انکسار اس راہ میں حائل نہیں ہو سکتا کہ میں اس عظیم الشان ذات کو اپنے پاس آنے کی کیسے دعوت دوں جو میرے مقابل پر اتنی عظمت رکھتا ہے کہ کوئی نسبت ہی قائم نہیں ہو سکتی۔ اس بات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کی عظمت دراصل دل کے حوصلے کی عظمت اور دل کی وسعت کی عظمت ہی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی اصل شان

یہ ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہونے کے باوجود اتنا وسیع حوصلہ رکھتا ہے کہ فرماتا ہے وسعت رحمتی کل شیءٍ کہ میری رحمت ہر دوسری چیز پر حاوی ہو گئی ہے۔ میری عظمتوں سے بالا ہے میری رحمت اور میری شفقت۔ پس آپ نے اس خدا کو بلانا ہے جس کا اعلان ہے وسعت رحمتی کل شیءٍ وہ تو آپ سے بڑھ کر آپ کے پاس آنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا کو بلانے کا جو تجربہ کیا اس کو اپنے ان پیارے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ بندہ جب خدا کی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کئی قدم اس کی طرف بڑھ جاتا ہے اور جب انسان قدم قدم اس کی طرف جاتا ہے تو وہ دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھتا ہے۔ پس دراصل یہ مضمون ہی وہی وسعت رحمتی کل شیءٍ والا مضمون ہے جس کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔

پس اب اس سارے مضمون کو سمجھ لینے کے بعد کسی احمدی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا کہ وہ تبلیغ سے باز رہے یا اپنے آپ کو کمزور سمجھے یا کم علم سمجھے۔ شرط اوّل یہ ہے کہ وہ خدا کا ہو جائے۔ باقی ساری شرطیں خدا دیکھے گا کہ کس طرح پوری کرنی ہیں۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے اور ہم اپنے کام سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اس لئے میں شدید فکر لے کر اس دورہ پر نکلا ہوں اور یہ دعا کرتے ہوئے نکلا ہوں کہ اے خدا! تو ہی اپنے فضل سے میرے الفاظ میں طاقت رکھ دے۔

میں نے دعا کی کہ اے خدا!

تو میری آواز کو ہر احمدی کی آواز بنا دے۔ اور اے خدا میرے دل کی ہر دھڑکن ہر احمدی کو عطا فرما۔ اور ہر سینے میں اپنے دین کی خدمت کی ایک آگ لگا دے۔ وہ ہر طرف سے اُس روشنی کی طرف بلائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہے۔ اور جس طرح پروانے آگ کو جلتا ہوا دیکھتے اور بے تحاشا اس طرف دوڑتے اور اڑتے ہوئے وہاں پہنچتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ جل جائیں گے اسی طرح دنیا محبت سے مجبور ہو کر بے اختیار اس روشنی کی طرف لپکے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

یہ خدا کا کلام ہے اور اگر آپ اس کو آزما کر دیکھیں گے تو یقیناً ہمیشہ اس کو سچا ہوتا دیکھیں گے۔"

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اُٹھئے اور ہمت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

احمدی مائیں متوجہ ہوں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گود میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو؟" (بحوالہ منیرانیہ)

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور عوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات
ہر قسم کنٹرول ریٹ پر
کاسمیٹک و دیگر اشیاء بارعایت

Ph:- 52322

La Medicine

2/6 I&T Centre, G-9/4
ISLAMABAD

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے
مرض اٹھرا کی پڑیاں
شہزین
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/11 روپے
دھند، جالا، گمرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، سیلان
نوٹ: سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ بیشن گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۵ پیسے

عرق نور
-/20 روپے
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکوریا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی و تحصیل حوہی ضلع جھنگ
H-14597 - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند
احباب کیلئے سنہری موقع
ہمارے پاس انتہائی باموقعہ پلاٹس اور مکانات موجود ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی نیت سے مکانات و پلاٹس خریدنے کے لئے ہم سے فوری رابطہ قائم کریں گزشتہ سال کی نسبت مکانات و پلاٹس ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:
مومن کلاتھ و مومن اسٹیٹس
(پراپرٹی ڈیلر) گول بازار ربوہ: فون ۵۱۷

مجید ہاؤن رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
• باقاعدہ منظور شدہ • ہر نقص سے پاک •
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مختصر علاج
کیلئے ہماری شہرۂ آفاق
اسم بامسمیٰ دوائیں
• بندش -/20 روپے
• زندگی -/20 "
اب تھوک کے حساب سے بھی دستیاب ہیں۔
طارق دواخانہ حکیم غوث محمد رجسٹرڈ
کیلئے ضلع شیخوپورہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے
مرض اٹھرا کی پڑیاں
شہزین
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
: میں :
میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی۔ پختہ سڑکیں۔ پلیاں۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے۔ سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ اب آمی بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔
نوٹ: الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک لے لیں: (فون: 416)
پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ھُوَ النَّاصِر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوکیسر ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: